

Inquisitions, Confessionals, or Courts?

By John W. Robbins

تحقیقات، اعتراف یا عدالت

جان ڈبلیو۔ روبین

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں۔ اس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ ہم خدا کی طرف سے تادیر ہیں کہ قلعوں کو ڈھادیں۔ ہم تصوروں کو ڈھادیتے ہیں۔ بلکہ اک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں۔ اس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے تادیر ہیں۔ تو ہم ہر ایک ذہن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں۔ ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں۔

نمبر 3- حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو روبرٹس پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوٹی

ٹینیسی 37692۔ جنوری فروری 1983

ای میل: tjtrinityfound@oal.com

ویب سائٹ: www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون: 4237430199۔ فیکس۔ 4237432005

ان صفحات میں، ہم مسیحی ایمان کے بنیادی قانون کا حوالہ پیش کر چکے ہیں، کہ ہمارے حائل ذہن یقیناً ہمارے خیالات اور اعمال ہمیشہ تابو میں رہتے ہیں، اور ہمارے ذہن خدا کے کلام کے تابع رہتے ہیں جیسے کہ خدا کی جانب سے مستند تعلیم کا بلا شرکت غیر ذریعہ ہے۔ کیرزینک انقلاب اس قانون کو بالکل تاہل نفرت بنا ڈکا ہے، جسے ہم تریینی ذہن کا قانون کہتے ہیں، اصطلاح میں پولس کے الفاظ سے لیا گیا۔ "کیونکہ خدا نے ہمیں دہشت کی روح نہیں بلکہ قدرت اور محبت اور تربیت کی روح دی ہے۔"

کیرزینک والے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے ذہنوں اور اعمال پر صلابت عقل کنٹرول کو برقرار رکھنے سے ہم روح القدس کے کام کی مخالف اور اسے خاموش کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایمانداروں کو لازماً اس معاملے میں کہ انہیں دونوں عبادت اور مسیحی عبادت میں براہ راست الہی سرگرمی کے لیے کھلے رہنا ہے جس سے انہیں اپنی عقل کے کنٹرول کو سوئپ دینے کے لیے تیار رہنا ہے۔ جان ڈبلیو اس بارے میں مشاہدہ کرتا ہے کہ، "دہشت کو کھونے کا کنٹرول زیادہ تر مغربی مسیحیوں کو دھمکانا ہے۔" وہ رونما ہونے کے لیے، عبادت میں وجد میں آنے کے احساس کو محسوس کرتا ہے، کیونکہ وہ ذہن میں خدا کی طرف سے آنے والے پیغامات کو براہ راست حاصل کرتا ہے، اور کیونکہ معجزاتی واقعات رونما ہوتے ہیں، جیسے کہ شفا دینا۔

www.trinityfoundation.org/journal.php?id=92

اگر الہی شفا رونما ہوتی ہے، پھر شفا کے انعام کو پانے والے پرہیزگاری، عقلی کنٹرول سے دور رہتے ہیں جیسے کہ خدا کی طرف سے الفاظ یائی وی کی ان تصاویر کے لیے جو ذہن میں ہیں کھلنے والے بنیں، ان کی اس بے ترتیبی کی تشخیص کرنے میں راہنمائی کرتے ہوئے، اور انہیں بتاتے ہوئے جو خدا ان میں سے ہر ایک برداشت کرنے والے کے لیے کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ شفا پانے والوں کی تعداد میں اضافہ کرنا وجد کی حالت میں بیمار لوگوں کو رکھنے کی تکنیک ہے، جو ان کے ذہنی کنٹرول پر ضرب لگاتی ہے۔ ذکھ جھیلنے والے اور اس کے ساتھ ساتھ شفا پانے والے یقیناً خدا کی جانب سے برکت کو قیاس کی رو سے حاصل

کرنے کے معاملے میں اس ذہنی استعداد کو سوئپ رہے ہوتے ہیں۔

اب زیادہ تر کیریزینک شفا ئی ٹیننگز ان سرگرم کوششوں کے ساتھ شروع ہوتی ہیں کہ وہ لوگوں کو اپنی ذہنی کنٹرول اور رویہ کو مکمل طور پر خواہشات پر قابو پانے کے طور پر مدد کرتی ہیں۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ عبادت کرنے والوں کو کسی چیز کے رونما ہونے کو قبول کرنے کے لیے "کٹے" رہنا چاہیے، اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا ہے کہ یہ کتنا عجیب، یا کتنا غلط ہو سکتا ہے۔ اونچی آواز میں، موسیقی کے تار جو عبادتی بنیاد کی قسم ہیں، اور تمام موجود لوگوں کو ہاتھ بلانے، جسم کے جھومنے، پاؤں کو بلانے، اور یہاں تک کہنا چنے اور ہوا میں اچھلنے کے لیے مجبور کیا جاتا ہے۔ عقل پر قابو رکھنا یقیناً ہر قیمت پر چلا جائے گا کیونکہ کچھ بھی جو رونما ہوتا ہے وہ ایک عقلمند ذہن سے آزما، یا اندازہ لگانے سے باز رکھا جاتا ہے، جو خدا کے کلام میں منجھا ہوا ہے۔

ان میں جذباتی تناؤ کثرت سے ہے، اور کیونکہ وہ سب اس کیلئے آزاد ہیں جو کچھ ان کی نظروں میں ٹھیک ہے، اس لیے سنجیدہ روحانی لاتانویت ورتک پھیلی ہوئی ہے۔ یہ چیزیں خدا کے کلام کے معیار کے مطابق ناگزیر ہیں، انصاف کی لیاقت، اور اپنے آپ پر قابو رکھنے کی طاقت، وہ سب جنہیں پختہ ذہن کے وسیلہ حرکت میں لایا جاتا ہے۔

امریکہ میں پرسپیئرین جرج

یہ ظاہر ہے کہ اگر روایتی بشارتی تعلیم اپنے اصرار میں بائبل ہے کہ ناقص تابلیت کو لازماً بیدار دن میں جاری رکھنا ہے، پھر سارا کیریزینک منظر متانت کے ساتھ درست نہ ہوگا اور خدا کی مرضی بیان کرنے کے مخالف ہوگا۔ کیا روایتی معیار کو کلام سے ثابت کر سکتے ہیں؟ مسلمہ حقیقت یہ ہے کہ بائبل کا اقتباسات کے ساتھ معمور ہونا جسے صاف صاف بیان کیا جاتا ہے یہ کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی ساری عبادت میں اور دوسری روحانی سرگرمیوں میں اپنے دماغوں پر قابو رکھیں۔ لہذا اس اثر میں بہت زیادہ اور موثر احکام ہیں کہ یہ تقریباً قابل یقین ہیں جو کیریزینک بالغ مسیحیوں کو ابھی تک زوال میں رکھے ہوئے ہے کہ عقلی کنٹرول روحانی بھرپور زندگی کے لیے مزاحمت کرنا ہے۔ ہم پختہ ذہن کے قانون کے متعلق بہت بڑی تعداد میں "جس پر حملہ نہ ہو سکے" عبارات پر نظر ثانی کریں گے، اور پھر کچھ وجوہات پر غور کریں گے کہ کیوں ایک محفوظ، ناقص ذہن بہت مضبوطی اور مستقل طور پر بائبل میں احکامات پر برقرار رہتا ہے۔

تیمتھیس میں، پولس بیان کرتا ہے کہ ایلڈروں کو انسان بنا چاہیے جو ہر وقت ناقص تابلیت کو ہوشیا اور قابو میں رکھتے ہیں۔ وہ کہتا ہے، "بشپ کو لازماً۔۔۔ پرہیزگار (ذہنی طور پر بلا خوف و خطر، خود پر قابو رکھنے والا) اور اچھا رویہ رکھنے والا (باتر تیب) ہونا چاہیے۔ محفوظ ذہن ہونا ایلڈر کے یونانی لفظ باتر بیت ہونے، یا باضابطہ ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔ ولیم ہنڈرکسن دکھاتا ہے کہ ان الفاظ کا اثر یہ ہے کہ ایلڈر ہمیشہ اعتدال پسند، متوازن، پرسکون، پرواہ کرنے والے، اور سمجھدار بنتے ہیں۔ کیا یہ ان کے لیے اپنی خوشی سے ناقص کنٹرول سے دستبردار ہونے کے لیے گنجائش چھوڑے گا؟ بلاشبہ نہیں! این آئی وی (نیو انٹرنیشنل ورژن) ایلڈر کی تابلیت کا تقاضا کردہ ترجمہ "اعتدال پسند، خود پر قابو رکھنے والا، قابل عزت" کے طور پر کرتا ہے، اور این اے ایس بی (نیو امریکن سٹینڈرڈ بائبل) "ہوشیار" کا اضافہ کرتی ہے۔ ایلڈر کو تیز فہم شخص، ذہنی طور پر چالاک، سوچ میں بہتر، اور فہم کے ساتھ واقفیت رکھنے والا اور ذہنی نقود (رسائی رکھنے والا) ہونا چاہیے۔

میں پولس ایلڈرز کی تابلیت کو، دوبارہ یونانی لفظ محفوظ ذہن کو استعمال کرتے ہوئے دہراتا ہے۔ (اے وی اس کا ترجمہ "پرہیزگار کرتی ہے، این آئی وی،" خود پر قابو رکھنے والا) این اے ایس بی، "سمجھدار" کے طور پر کرتی ہے)۔ میں پولس تمام اگلے وقتوں کے آدمیوں کے لیے اس کے معیار کو بڑھاتا ہے، انہیں حکم دیتے ہوئے کہ انہیں پرہیزگار یا محفوظ ذہن کے مالک ہونا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ یہ محفوظ ذہنیت صرف دفتری خدمت گاروں کے لیے اور عمر رسیدہ لوگوں کے لیے ہونا چاہیے، پولس اس حکم کو آگے بڑھاتا ہے اور بالکل یہی بوڑھی عورتوں پر لا کر کرتا ہے، اور یہ کہ پولس کومزید کہتے ہوئے اس کے معیار کو بڑھاتا ہے، کہ، "جو ان آدمیوں کو بھی اسی طرح نصیحت کر کہ متقی بنیں۔" دوسرے ترجمہ کرنے والے خود پر قابو رکھنا، سمجھدار، ہوشیار

کہتے ہیں۔ (یہاں درست یونانی لفظ سوفرونو ہے، کسی کے درست ذہن میں ہونا، ناقل اور ذہنی طور پر محفوظ ہونا)۔ کیسے کوئی ممکنہ طور پر اس حکم کو بول چال پر تابور کھنے کے لیے اپنی خوشی سے سپرد کر سکتا ہے، یا وجد کی حالت میں اپنے آپ کو ترک کر سکتا ہے یا جذباتی خوشی کو خود شامل کر سکتا ہے؟ درست طور پر اسی لفظ کو سچی دعا کے بارے اپنے حکم اور ہدایت میں استعمال کیا: ”پس ہوشیار رہو (محفوظ ذہن والے، ناقل) اور دعا کرنے کے لیے تیار“ اس کا اس طرح ترجمہ کرتی ہے، ”پس صاف ذہن اور خودی پر تابور کھنے والے بنو تا کہ تم دعا کر سکو۔“ کیا یہ ایسے لگتا ہے کہ یہ زبانوں میں دعا کرنے کا لائسنس ہے، یا یہ رویا اور عجیب پیغامات کے جواب میں دعا ہے، جسے قیاس کی رو سے سیدھا دماغ میں آنا ہے؟ دعا کلام کے مطابق، برکت حاصل کرنے کے لیے خدا کے سامنے عقلمندانہ ذہن کے ساتھ خدا کے سامنے گڑ گڑانے کی سرگرمی ہے۔

غیر اختیاری چرچ

محفوظ ذہن کی ایک اور اصطلاح میں عیاں ہوتی ہے، ”اور ہمیں تربیت دینا ہے تا کہ بیدینی اور ذہنی خواہشوں کا انکار کر کے اس موجودہ جہان میں پرہیز گاری اور راستبازی اور دینداری کے ساتھ زندگی گزاریں۔“ یہاں پرہیز گاری یا محفوظ ذہن (یونانی: سوفرونس) خودی پر مزاحمت کرنے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ناقل تابلیت کو ہمارے تمام جوش، خیالات اور خواہشات پر تابور کھنے کو برقرار رکھنا ہے۔ خداوند ان آزاد لوگوں کو اپنی عبادت کے لیے بلا تا ہے جو اس کی روحانی محبت اور عبادت میں آتے ہیں، لیکن ہمیں کبھی اپنے ذاتی کنٹرول کو نہیں چھوڑنا۔ یہ ایک نائل کی طرح ہے کہ ہمیں لازماً خدا کی عبادت کرنا ہے۔

دوسرے ترجمہ کرنے والے اس عبارت میں مندرجہ ذیل متبادل اصطلاحات کے ذریعہ پرہیز گاری کو پیش کرتے ہیں: ناقانہ، خود پر تابو پانے کے وسیلہ، خودحاکمی کے ساتھ۔ سوفرون سے الفاظ کا خاندان محفوظ (یاں تابو میں رکھنا، یا مزاحمت کرنا جیسے تمام الفاظ کا حامل ہے۔ پس بیان کی گئی آیات میں ہر کوئی ایک ایماندار کی زندگی میں باخبر ضمیر پختی، ناقل تابلیت کے مرکزی مقام کے لیے پُر زور طور پر تصدیق کرتا ہے۔

ایک اور یونانی الفاظ کا بڑا گروہ ایماندار کے تمام خیالات، الفاظ اور اعمال کے باخبر ناقل کنٹرول کو برقرار رکھنے کی اہمیت کی تصدیق کرتا ہے۔ یہ گروہ لفظ کرائوس سے اخذ کیے گئے فعل، اسم، اور صفت پر مشتمل ہے، جس کا مطلب زور، طاقت یا غالب آنا ہے۔ یہ سب الفاظ خودی پر تابو پانے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

فعل ہینکریو کو پولس کی جانب میں استعمال کیا گیا ہے جب سخت خودی پر تابو کی بات کرتا ہے جو کہ مسیحی زندگی میں ضروری ہے: ”اور ہر پہلوان سب طرح کا پرہیز کرتا ہے۔“ ”نیں اے ایس بی کہتی ہے، ”نہر طرح کا پرہیز کرو۔“ پہلوان مسیحیت کی کامل تصویر پیش کرتا ہے وہ کبھی خوراک یا آرام کرتے وقت اپنی ناقل خودی کے کنٹرول کو سپرد نہیں کرتا، نہ ہی وہ اپنی سوچ کو نکھرنے دیتا ہے۔ اس پاک قرار دینے کے بارے اس لفظ میں اسم دوگلیدی اقتباسات میں رونما ہوتا ہے۔ گلیٹیوں میں روح کے پھل کے طور پر شامل خودی پر تابور کھنے کی اس تابلیت کو بیان کرتا ہے۔ ضرب نفس (جدید ورژن اکثر خودی پر تابو) رکھنے کا ذکر کرتے ہیں)۔

پرسبیرین گورنمنٹ

میں اپنے پر تابور کھنا دیندار زندگی کے لیے بہتر طور پر پہچانے جانے کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ پطرس کہتا ہے، ”پس اسی باعث تم اپنی طرف سے کمال کوشش کر کے اپنے ایمان پر نیکی اور نیکی پر معرفت۔ اور معرفت پر پرہیز گاری اور پرہیز گاری پر صبر اور صبر پر دینداری بڑھاؤ۔“ ایک مرتبہ پھر یہ تصدیق کرتا ہے کہ ایماندار یقیناً ہمیشہ اپنی تابلیت پر تابور کھتے ہیں۔ مستحکم عقلی کنٹرول کبھی ”ختم: یا ضمنی رستہ اختیار نہیں کرتا، کیونکہ یہ پاکیزگی کے ساتھ چلنے کے لیے ضروری ہے۔“

اپنے آپ پر تابور کھنے کی صفت ططس میں رونما ہوتی ہے۔ ہم پہلے ہی غور کر چکے ہیں کہ منتظم یقیناً پرہیز گار یا محفوظ ذہن کے مالک ہوں، لیکن پولس بھی یہی کہتا ہے کہ وہ اعتدال پسند (خودی پر تابور کھنے والا) ہو، ان الفاظ کو تھامے رکھے جسے وہ سکھاؤ کا ہے، کہ وہ دونوں نصیحت اور رد کرنے والے کو قائل کرنے کو مستحکم تعلیم دیے کے قابل ہو۔ وہ وجد میں نہ پڑے، نہ ہی وہ "حکمت کے الفاظ یا علم کے ذریعہ خدا کی جانب سے براہ راست بات چیت کی توقع نہ کرے۔ وہ اپنی بحث، ناقل ذہن پر تابور کھے اور سادہ طرح خدا کے کلام کو تھامے رکھے، جسے رسولی نسل نیچے اُسے منتقل کر چکی ہے۔ وہ اس میں اضافہ نہ کرے، وہ سادہ طرح اسے سکھائے۔ تاہم اس مستحکم تعلیم سے جس کی وہ انہیں نصیحت کرتا ہے جو اسے رد کرتے ہیں۔ یہ کیسا فرد جرم ہے کہ یہ الفاظ ان کے ہیں جو اشد اور جنگلی تعلیمات کو متعارف کرا چکے ہیں، جس کے لیے وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ انہیں رویا، خوابوں، اور وجد کے وسیلہ سے دی گئی ہے اگرچہ ان کے عقلی منصب ملتوی ہو گئے ہیں۔

یونانی فعل فرونیو (سوچنا) ایک دوسرا لفظ ہے جو ہمارے معاملات کے تابور کھنے والے کردار کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ "اخلاقی دلچسپی یا عکس کے مفہوم کی طرف اشارہ کرتا ہے، فقط بے عقل رائے کی جانب نہیں" (وائن)۔ یہ ایک ایسے ذہن جیسے کہ معلومات اور نقوش کے لیے غیر متحرک ظرف کی بجائے براہ راست ذہن کی بات کرتا ہے۔ فرونیو فعل کو پولس کی جانب سے بکثرت طور پر استعمال کیا گیا، جیسے وہ ہمیں روحانی اشیاء کو ہماری عملی محتاط، ذہن کو تابور میں رکھنے کے لیے ہمیں حکم دیتا ہے۔ اپنے آپ کو روکنے کی ایک مثال کے لیے، ہم کھلسیوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ "عالم بالا کی چیزوں کے خیال (فرونیو: خیال) میں رہو نہ کہ زمین پر کی چیزوں کے۔" این آئی وی اور این اے ایس بی دونوں ذہن کو رکھتی ہیں (خیال کی بجائے)، اور ایم ایل بی (موڈرن لینگویج بائبل) "آپ کے ذہنوں پر لاگو کرنے" کے ساتھ سمجھ کو تابور میں رکھتی ہے۔ موثر لفظ کالا کو ہونا۔

ایمانداروں کے ذہن کو ان اثرات میں ادراک کرنے اور معلوم کرنے میں ہمیشہ ہوشیار رہنا ہے جو مستقل طور پر انہیں گولہ باری کرتے ہیں، اور ان کے الفاظ اور اعمال کا بھی احاطہ اور رہنمائی کرتے ہیں۔ نئے عہد نامے کا اصول برطرف کرنے والا یا بے حس و حرکت ذہن نہیں ہے، بلکہ پاک، ہوشیار، اور محفوظ ذہن ہے۔

ایک اور لفظ جو ناقل ذہن کی فضیلت کو سکھاتی ہے نیفو ہے، جسے نام طور پر اے وی میں پرہیز گار کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کا سادہ طرح مطلب الکوحل کے اثر سے آزاد ہونا ہے، لیکن نئے عہد نامے میں اس کا واضح طور پر مطلب استعاراتی طور پر ہے، اس طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ ذہن کو یقیناً صاف اور ہوشیار ہونا چاہیے تاکہ ہم آزمائش یا جھوٹی تعلیم کا ادراک کر سکیں۔ پولس تھسلینکیوں میں کہتا ہے، "پس اوروں کی طرح سونہ رہیں بلکہ جاگتے اور ہوشیار رہیں" ہو کوئی اس بات پر متفق ہے کہ یہ پرہیز گاری کا استعاراتی استعمال ہے، اور کہ پولس یہاں ہمیں چوکس رہنے، اور اپنی ناقل استعداد پر مکمل طور پر تابور کھنے کے لیے نصیحت کرتا ہے۔ پطرس میں اس لفظ کو بالکل اسی طرح استعمال کیا گیا ہے، اور پطرس میں بھی: "تم ہوشیار اور بیدار رہو، تمہارا مخالف ابلیس گرجنے والے شیر جبر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے۔ تم ایمان میں مضبوط ہو کر اس کا مقابلہ کرو۔" بائبل کا بکثرت طور پر دہرایا جانا والا معیار یہ ہے، کہ کبھی بھی مل، سوچ، ذہنی ادراک کو ختم نہ کریں۔

اب ذہن یا سمجھ کے لیے ایک اور یونانی لفظ ڈیاناویا ہے، جو بہت خاص طور پر ذہن کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس لفظ کا سختی سے مطلب عکس یا مکمل سوچ بچار کرنا ہے۔ یہ اصطلاح، ذہنی سوچ بچار، پطرس کے خطوط میں دو مرتبہ ظاہر ہوتی ہے۔ پطرس میں: "اس واسطے اپنی عقل کی کمر باندھ کر اور ہوشیار ہو کر اس فضل کی کامل امید رکھو جو یسوع مسیح کے ظہور کے وقت تم پر ہونے والا ہے۔ اور فرمانبردار فرزند ہو کر۔۔۔۔۔" پطرس میں ہم پڑھتے ہیں: "اے عزیزو! اب میں تمہیں یہ دوسرا خط لکھتا ہوں اور یاد دہانی کے طور پر دونوں خطوں سے تمہارے صاف دلوں کو ابھارتا ہوں۔ کہ تم ان باتوں کو جو پاک نبیوں نے پیشتر کہیں اور خداوند اور منجی کے اس حکم کو یاد رکھو جو تمہارے رسولوں کی معرفت آیا تھا۔"

پطرس ہمیں یہ نہیں بتاتا کہ ہمارے پاس رویا "علم و دانش کے الفاظ" ہونگے جو کہ ہمارے ذہنوں میں آرہے ہیں، بلکہ ہماری روحانی ترقی کا انحصار پاک

نبیوں اور خداوند کے رسولوں کے تحریک شدہ الفاظ کے پورے دھیان سے مطالعہ کرنے کے وسیلہ ہوگی۔ اس کا اصول واضح ہے کہ، خداوند بائبل کے طور پر ہمارے ناقص ذہنوں کے وسیلہ ہم سے بات کرتا ہے۔ اس طرح ذہن خداوند کے ساتھ ہماری شراکت کے منصب کو بھی قائم رکھتا ہے، کیونکہ یوحنا بیان کرتا ہے، اور یہ بھی جانتے ہیں کہ خدا کا بیٹا آگیا ہے اور اس نے ہمیں سمجھ بخشی ہے تاکہ اس کو جو حقیقی ہے جانیں۔

لوتاقام بند کرتا ہے کہ کیسے خداوند شاگردوں کو آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے ہدایات دیتا ہے۔

اپنے زحان کو یونانی میں ایک لفظ پر مرکوز کریں۔ آرٹ اور گنگریچ اس کا ایسے ترجمہ کرتے ہیں، "کسی کے ذہن کو آرزو کے ساتھ اس پر ترتیب دینا"۔ کوڈٹ اس پر غور کرتا ہے کہ انگریزی اور فرانسیسی میں لفظ فرونیو (عقل) کو پیش کرنا مشکل ہے "کیونکہ اس میں ایک دم سوچنا اور مرضی کو شامل کرنا ہے۔" ونسٹ رائے دیتا ہے کہ، "اس فعل کا بنیادی طور پر مطلب سمجھداری کو رکھنا، پھر محسوس کرنا یا سوچنا ہے۔ ذہن کے لیے کسی چیز کی راہنمائی کرنا" (ارے کی جانب سے، لفظی مطلب نئے عہد نامے میں ہے)۔

پھر اس نے ان کا ذہن (نہیں۔ ذہن) کھولا تاکہ کتاب مقدس کو سمجھیں۔ یہ ابھی سچائی کی اس تمام بات چیت کا نمونہ تھا جب ایک مرتبہ نیا عہد نامہ مکمل ہو گیا تھا۔ اس لفظ ذہن (نہیں) کو ظاہری طور پر وائن کی جانب سے بیان کیا گیا ہے کہ "منفکر شعور کا مقام، ادراک اور سمجھداری کی تابلیتیوں کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے، اور ان احساسات، انصاف، اور اس کے احاطہ کرنے کے ساتھ جو پولس کہتا ہے کہ، "میں روح سے بھی دنا کرونگا اور عقل سے بھی دنا کروں گا، روح سے بھی گاؤنگا اور عقل سے بھی گاؤنگا۔"

ہم اس سے سیکھتے ہیں کہ باخبر ہونا، ناقص تابلیت بنیادی ہے کیونکہ روح (یہ کہ، روحانی زندگی) ایماندار میں کام کرتا ہے اور اس تابلیت کے وسیلہ اسے بیان کرتا ہے۔ اگر یہ ناقص ذہن بند ہو گیا ہے، یہ اس شخص کا روح نہیں ہے، جو اسے بیان کرتا ہے، بلکہ اس کے جذبات ہیں۔

مزید معلومات کے لئے

"The Babylonian Captivity of the Church"

Christ and Civilization

The Church Effeminate

"Ecclesiastical Megalomania"

Ecclesiastical Megalomania

"The Gospel of Jesus Christ vs. Neo-Legalism"

"The Relation of Church and State"

"Why Heretics Win Battles"